قسط ۲

جمہوریۂ ترکیہ کے عائلی قوانین[1]

محمد رشید فیروز

طلاق کے احکامات (دفعات ۱۲۹ تا ۱۵۰)

زوجین میں سے کوئی فریق دوسرے فریق کے زنا کا مرتکب ہونے پر طلاق کے لئے دعویٰ دائر کر سکتا ہے۔ اگر شوہر یا بیوی جس کو دعویٰ کا حق حاصل ہے، اسباب طلاق سے واقف ہونے کے دن سے چھ ماہ کی مدت یا ارتکاب زنا سے پانچ سال کی مدت گزر جانے تک قانونی چارہ جوئی نہ کرے تو طلاق کے لئے دعویٰ ساقط ہو جاتا ہے۔ معاف کر دینے کی صورت میں دعویٰ کی سماعت نہیں ہو سکتی۔

اگر زوجین میں سے ایک فریق دوسرے کو قتل کرنے کا قصد کرے یا بدترین رویّہ اختیار کرے تو دوسرے فریق کو طلاق کے لئے دعویٰ دائر کرنے کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ اسبابِ طلاق سے واقف ہونے کے دن سے چھ ماہ کی مدت یا اسباب کے وقوع سے پانچ سال کی مدت گزر جانے پر طلاق کے لئے دعویٰ ساقط ہو جاتا ہے معاف کر دینے کی صورت میں دعویٰ کی سماعت نہیں ہو سکتی۔

اگر زوجین میں سے کوئی فریق بدنامی کے موجب کسی جرم کا مرتکب ہو یا دوسرے فریق کو اپنے ساتھ زندگی بسر کرنا ناممکن بنا دینے والا طریق حیات اختیار کرے تو مظلوم فریق کو ہر وقت طلاق کے لئے دعویٰ دائر کرنے کا حق حاصل ہے۔

اگر دونوں میں سے ایک فریق حقوق زوجیت کی ادائیگی سے بچنے کے لئے دوسرے فریق کے ساتھ رہنا چھوڑ دے اور بلا سبب تین ماہ تک اپنے گھر واپس نہ آئے تو فریق ثانی کو طلاق کے لئے دعویٰ دائر کرنے کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ مستحق فریق کی درخواست پر حاکم عدالت فریق ثانی کو ایک ماہ کے اندر اپنے گھر واپس

---

[1] پہلی قسط کے لئے ملاحظہ ہو "فکر و نظر" بابت جون ۱۹۶۹ء

آنے کے لئے متنبہ کر سکتا ہے جس کا بوقت ضرورت اعلان بھی کیا جا سکتا ہے۔ تنبیہ کی تاریخ سے ایک ماہ کی مدّت گزرنے سے پہلے طلاق کے لئے دعویٰ دائر نہیں کیا جا سکتا۔

اگر زوجین میں سے کوئی فریق کسی دماغی مرض میں تین سال سے مبتلا ہو جس کی وجہ سے مشترکہ زندگی ناقابل برداشت ہو جائے اور کسی ماہر امراض دماغی کی طرف سے اس امر کی تصدیق ہو جائے کہ مرض لاعلاج ہے تو فریق ثانی کو ہر وقت طلاق کے لئے دعویٰ دائر کرنے کا حق حاصل ہے۔

اگر شوہر اور بیوی کے درمیان اختلافات اتنے شدید ہو جائیں کہ ان کا اکٹھے رہنا ناممکن ہو جائے تو دونوں میں سے ہر فریق کو طلاق کے لئے دعویٰ دائر کرنے کا حق حاصل ہو گا۔ اگر زوجین کی مشترک زندگی دونوں میں سے کسی ایک فریق کی وجہ سے ناقابل برداشت ہو تو فریق ثانی کو اطّلاع کے لئے دعویٰ دائر کرنے کا حق حاصل ہو گا۔

طلاق کے لئے دعویٰ دائر کرنے کا مستحق فریق اپنی مرضی کے مطابق طلاق یا علیحدگی کے لئے دعویٰ دائر کر سکتا ہے۔ ایسا دعویٰ مدعی کی قیام گاہ کے علاقے کی عدالت کے حاکم کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

حاکم عدالت دعویٰ دائر ہونے کے بعد بیوی کی رہائش اور ضروری اخراجات۔ زوجین کی مالی ضروریات اور بچوں کی نگہداشت سے متعلق ضروری عارضی تدابیر اختیار کرے گا۔

طلاق کے اسباب میں سے کسی ایک سبب کا ثبوت فراہم ہونے پر حاکم عدالت کے لئے طلاق یا علیحدگی کے لئے فیصلہ کرنا لازمی ہے۔

اگر محض زوجین کی ایک دوسرے سے علیحدگی کے لئے دعویٰ دائر کیا گیا ہو تو طلاق کے لئے حکم نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن اگر طلاق کے لئے دعویٰ ہو اور شوہر اور بیوی میں مصالحت کا احتمال موجود ہو تو علیحدگی کے لئے حکم صادر کیا جا سکتا ہے۔

زوجین کی علیحدگی کے لئے ایک سال سے تین سال کی مدّت تک حکم دیا جا سکتا ہے۔ مقررہ مدّت کے ختم ہونے پر علیحدگی خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔ اگر اس مدّت میں شوہر اور بیوی کے درمیان مصالحت نہ ہوئی ہو تو ہر فریق کو طلاق کے لئے دعویٰ دائر کرنے کا حق حاصل ہو گا۔

علیحدگی کی مدت کے اختتام پر زوجین میں سے کسی ایک فریق کی درخواست پر طلاق کا حکم دیا جا سکتا ہے۔ اگر دونوں میں سے ایک فریق بھی مشترک زندگی اختیار کرنے سے انکار کرے تو ایسی صورت میں بھی

طلاق کا حکم دیا جائے گا۔

مطلقہ عورت کو شادی کے ذریعے سے حاصل ہونے والے حقوق طلاق کے بعد بھی قائم رہتے ہیں۔ البتہ وہ شادی سے پہلے جس خاندانی نام سے موسوم تھی اسی کو پھر اختیار کر لیتی ہے۔ طلاق کی صورت میں حاکم عدالت قصوروار فریق کی دوبارہ شادی کے لئے کم از کم ایک سال اور زیادہ سے زیادہ تین سال کی امتناعی مدّت مقرر کرتا ہے۔ زوجین کی علیحدگی کے لئے حاکم عدالت کی مقرر کردہ مدّت بھی اسی مدّت میں شمار کی جاتی ہے۔

جس شوہر یا بیوی کے موجود یا متوقع مفاد کو طلاق سے نقصان پہنچا ہو اسے قصوروار فریق سے مناسب ہرجانہ وصول کرنے کا حق حاصل ہے۔ اس کے علاوہ اگر بے قصور شوہر یا بیوی کے ذاتی مفاد کو طلاق کا سبب بننے والے واقعات سے شدید نقصان پہنچا ہو تو حاکم عدالت مستحق فریق کو ہرجانہ دلوانے کے لئے ایک رقم مقرر کر سکتا ہے۔

اگر بے قصور شوہر یا بیوی طلاق کی وجہ سے شدید مالی مشکلات میں پھنس جائے اور فریق ثانی نے طلاق کے لئے اسباب پیدا نہ بھی کئے ہوں، ایسی صورت میں بھی حاکم فریق ثانی کی حیثیت کے مطابق حاجت مند فریق کو ایک سال کی مدّت کے لئے نفقہ کی ادائیگی کا حکم دے سکتا ہے۔

اگر کسی شوہر یا بیوی کی کسی معاہدے یا حکم کے ذریعے سے ہرجانہ یا نفقہ کی صورت میں کوئی آمدنی مقرر ہو اس کی دوسری شادی ہونے پر یہ آمدنی منقطع ہو جاتی ہے۔ جس شوہر یا بیوی کے لئے مالی مشکلات کی بنا پر نفقہ مقرر کیا گیا ہو اس کی مالی حالت محسوس ہونے کی حد تک بہتر ہونے کی صورت میں فریق ثانی کی درخواست پر نفقہ منقطع یا کم کیا جا سکتا ہے۔

زوجین نے اپنے اموال کے انتظام کے لئے کوئی بھی اصول منتخب کیا ہو، طلاق ہونے کی صورت میں شوہر اور بیوی کو اپنا اپنا ذاتی مال واپس ملے گا۔ اگر مال میں کوئی زیادتی ہوئی ہو تو زوجین کے قبول کردہ اصول کے مطابق دونوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ اگر مال میں نقصان واقع ہوا ہو تو بیوی کی طرف سے نقصان ہونے کا ثبوت فراہم ہونے کی صورت میں شوہر کو نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔

طلاق ہو جانے کی صورت میں شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے قانونی وارث نہیں ہو سکتے۔ اور معاہدۂ نکاح کے ذریعے اور طلاق سے قبل وصیت کے ذریعے سے حاصل ہونے والے فوائد ضائع ہو جاتے ہیں۔

زوجین کی علیحدگی کا حکم صادر ہونے کی صورت میں حاکم عدالت زوجین کے اموال کے انتظام سے متعلق

قبول کردہ اصول کو منسوخ کرنے یا باقی رکھنے کا فیصلہ کرتا ہے۔ لیکن اگر شوہر یا بیوی اپنے مال کی علیحدگی کے لئے درخواست کرے تو حاکم اس کے لئے حکم دینے کا مکلّف ہے۔

طلاق یا زوجین کی علیحدگی کی صورت میں حاکمِ عدالت والدین کے معروضات سننے کے بعد والدین اور بچوں کے ذاتی تعلقات سے متعلق اور حق ولایت کے استعمال کے لئے ضروری تدابیر اختیار کرے گا۔ جس فریق کی نگرانی میں بچّے نہ دیئے گئے ہوں وہ ان کی تربیّت اور نفقہ کے مصارف میں حصّہ لینے کا مکلّف ہے۔ اور اسے بچّوں کے ساتھ ذاتی تعلقات رکھنے کا حق حاصل ہے۔

ماں یا باپ کے دوسری شادی کرنے، کسی دوسری جگہ چلے جانے اور موت واقع ہونے کی صورت میں حاکم عدالت ماں یا باپ کی درخواست پر حالات کے تقاضے کے مطابق ضروری تدابیر اختیار کرے گا۔

طلاق اور علیحدگی کے دعوؤں میں حاکم عدالت کے لئے مندرجہ ذیل قواعد کی پابندی ضروری ہے:۔

۱۔ جب تک حاکم عدالت طلاق یا علیحدگی کے مبیّنہ اسباب کی موجودگی کا دل سے قائل نہ ہو۔ ان اسباب کو ثابت نہ خیال کرے۔

۲۔ ان واقعات کے بارے میں براہ راست یا زوجین کی طرف سے حلف کی پیش کش نہیں کی جائے گی۔ اور نہ حلف دلانے والے آفیسر کو اس بارے میں کوئی بیان دیا جائے گا۔

۳۔ زوجین کے اس بارے میں سابقہ اعترافات کسی صورت سے حاکم عدالت کو پابند نہیں کر سکتے۔

۴۔ حاکم دلائل کی جانچ پڑتال کرنے میں آزاد ہے۔

۵۔ طلاق اور علیحدگی کے فروعی احکام سے متعلق طرفین کے درمیان منعقد ہونے والے معاہدات کی جب تک حاکم عدالت سے تصدیق نہ ہو جائے، ان کو معتبر نہیں سمجھا جائے گا۔

شادی کے عمومی احکام (دفعات ۱۵۱ سے ۱۶۹ تک) حقوق زوجیت

شادی کی رسم کی تکمیل کے ساتھ خانگی وحدت وجود میں آتی ہے

اس وحدت کی سعادت کو مشترکہ سعی سے قائم رکھنا اور بچوں کے رہن سہن اور تربیت میں مساویانہ اہتمام کرنا زوجین کے فرائض بن جاتے ہیں۔

شوہر خانگی وحدت کا سربراہ ہوتا ہے۔ گھر کا انتخاب، بیوی اور بچوں کی مناسب پرورش اور نگہداشت شوہر کی ذمہ داری ہے۔

بیوی شوہر کے خاندانی نام کو اختیار کر لیتی ہے۔ مشترکہ زندگی کی سعادت کے لئے بیوی ممکن حد تک شوہر کی مددگار اور مشیر ہوتی ہے۔ گھر کی دیکھ بھال بیوی کی ذمہ داری ہے۔

شوہر خانگی وحدت کی نمائندگی کرتا ہے۔ شوہر اور بیوی نے مشترک مال کی تنظیم کے لئے چاہے کوئی اصول منتخب کیا ہو، شوہر جملہ اخراجات کے لئے ذمہ دار ہے۔

مستقل گھریلو ضروریات کے لئے شوہر کی طرح بیوی کو بھی خانگی وحدت کی نمائندگی کا حق حاصل ہے۔ بیوی اپنے اختیارات کے دائرے کی حدود میں رہ کر خواہ کتنے ہی مصارف کرے شوہر ان سب کے لئے ذمہ دار ہے اگر بیوی اپنے اختیارات کو ناجائز طور پر استعمال کرے یا ان اختیارات کے استعمال سے عاجز ہو جائے تو ایسی صورت میں شوہر بیوی کے اختیارات کو کلّی یا جزوی طور پر واپس لے سکتا ہے۔ بیوی اگر کسی حاکمِ عدالت کے سامنے یہ ثابت کر دے کہ اس کے شوہر نے بلاوجہ اس کے اختیارات واپس لے لئے ہیں تو حاکم بیوی کو اس کے اختیارات واپس دلا سکتا ہے۔

جب تک شوہر صراحتہً یا ضمناً اجازت نہ دے، بیوی کو اپنے اختیارات سے تجاوز کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

شوہر اور بیوی نے اپنے اموال کی تنظیم کے لئے کوئی اصول منتخب کیا ہو، بیوی شوہر کی صراحتہً یا ضمناً اجازت کے ساتھ کسی پیشے یا صنعت کو اختیار کر سکتی ہے۔ شوہر کے منع کرنے کی صورت میں اگر بیوی یہ ثابت کر دے کہ اس کے کسی پیشے یا صنعت کو اختیار کرنا خانگی وحدت کے مفاد کے مطابق ہے تو ایسی صورت میں حاکم عدالت بیوی کو اجازت دے سکتا ہے۔ اگر بیوی کے مال سے متعلق کسی تیسرے فریق سے کوئی نزاع ہو تو شوہر بیوی کی نمائندگی کے لئے مکلّف ہے۔

اگر شوہر اور بیوی میں سے کوئی ایک فریق حقوق زوجیت کی ادائیگی میں غفلت برتے یا دوسرے فریق کو خطرے اور خجالت میں ڈالے یا کوئی نقصان پہنچائے تو مظلوم فریق کو حاکم عدالت کی مداخلت طلب کرنے کا حق حاصل ہے۔ حاکم عدالت قصور وار فریق کو اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے تنبیہہ کرے گا اور اگر تنبیہہ کا کوئی مثبت نتیجہ ظاہر نہ ہو تو ضروری تدابیر اختیار کرے گا۔

مشترکہ زندگی سے جب شوہر اور بیوی کی صحت، شہرت یا کاروبار کی ترقی کو کوئی زبردست خطرہ لاحق ہو، فریقین کو علیحدہ اقامت گاہ میں رہنے کا حق حاصل ہے۔ طلاق یا علیحدگی کے لئے عدالت میں دعویٰ دائر ہونے کے بعد زوجین کو ایک دوسرے سے علیحدہ رہائش اختیار کرنے کا حق حاصل ہے۔

اگر شوہر اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کرے تو حاکم عدالت شوہر اور بیوی کے قرضہ داروں سے بیوی کو قرضے کی رقوم کی کلّی یا جزوی ادائیگی کے لئے حکم جاری کر سکتا ہے۔

زوجین تعلقاتِ زوجیت کی موجودگی میں ایک دوسرے کے خلاف اجرائے ڈگری کی جبری کارروائی نہیں کر سکتے۔

اس اصول سے مستثنیٰ حالت میں جب کہ شوہر یا بیوی کے خلاف کسی تیسرے فریق نے اجرائے ڈگری کی کارروائی کی ہو، فریق ثانی امتناع قانونی کے اطلاق میں یا افلاس کی قانونی کارروائی میں شرکت کر سکتا ہے۔

اگر شوہر اور بیوی میں سے کسی ایک فریق کے خلاف عدالت سے ذاتی مال پر حکم امتناعی جاری کیا گیا ہو اور اس کا مال قرضوں کی ادائیگی کے لئے کافی نہ ہو تو دوسرے فریق کو واجب الادا رقم کی ادائیگی کے لئے دیگر اشخاص کی رقوم پر اوّلیت حاصل ہوگی۔ زوجین میں سے کوئی ایک فریق مفلس ہو جائے تو فریق ثانی کو واجب الادا رقوم کے حاصل کرنے کے لئے قرض خواہوں میں شامل ہونے کا حق حاصل ہے۔

زوجین کے درمیان ہر قسم کے قانونی تصرفات جائز ہیں۔

زوجین کے اموال کی تنظیم سے متعلق احکامات (دفعات ۱۷۰ تا ۲۴۰)

بنیادی اصول اگر زوجین نے معاہدۂ نکاح میں اپنے اموال کی تنظیم کے لئے معیّن اصولوں میں سے کوئی اصول قبول نہ کیا ہو۔ اور اگر قبول کر لیا ہو تو قانون میں جن اسباب کا ذکر کیا گیا ہے، ان میں سے کسی سبب کے وقوع پذیر ہونے پر زوجین کے اموال کی علیحدگی کا اصول نافذ ہو جاتا ہے۔

معاہدۂ نکاح شادی کی رسومات سے پہلے یا بعد تحریر کیا جا سکتا ہے۔ اس معاہدے میں زوجین کے لئے قانون میں تنظیم اموال کے مذکور اصولوں میں سے کسی ایک اصول کو قبول کرنا ضروری ہے۔ شادی کے بعد تحریر شدہ معاہدۂ نکاح سے زوجین کے اموال پر دوسرے لوگوں کے حقوق میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔

جو شخص معاہدۂ نکاح کا ایک فریق بننا چاہے یا اس میں کسی تبدیلی یا اس کی تنسیخ کا خواہش مند ہو۔ اس کے لئے صحیح ہوش و حواس میں ہونا ضروری ہے۔ نابالغ اور عدالتی حکم امتناعی کے ماتحت افراد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے قانونی نمائندے سے ایسے کسی معاہدے میں شرکت سے قبل اجازت حاصل کر لیں۔

معاہدۂ نکاح کے انعقاد۔ تبدیلی یا تنسیخ کے لئے اس کا قانونی صورت میں ہونا لازمی ہے۔ اور طرفین کے علاوہ ان کے قانونی نمائندوں کے دستخط بھی معاہدے پر ضروری ہیں۔ اگر زوجین کے درمیان تعلقات زوجیت کی موجودگی میں کوئی معاہدۂ نکاح منعقد کیا جائے تو عدالت سے ایسے معاہدے کی تصدیق ضروری ہے۔

اگر زوجین نے معاہدۂ نکاح میں قانونی اصولوں کے علاوہ اموال کی تنظیم کے لئے کوئی دوسرا اصول قبول کرلیا ہو۔ اور دونوں میں سے ایک فریق کے افلاس کی صورت میں مفلس یا دوسرے فریق کے قرض خواہوں کو نقصان پہنچ رہا ہو تو ایسی صورت میں زوجین کے اموال کی علیحدگی کا اصول نافذ ہوجاتا ہے۔

زوجین کی ذاتی اشیاء، بیوی کے پیشے یا صنعت کے لئے ضروری مال اور بیوی کی گھر سے باہر کام کی آمدنی زوجین کے اموال میں شمار نہیں کئے جاتے۔

اموال کی علیحدگی شوہر اور بیوی کے اپنے اموال پر حقوق ملکیت۔ استعمال اور منافع کے قائم رکھنے کو قانونی اصطلاح میں اموال کی علیحدگی کہا جاتا ہے۔

اگر بیوی نے اپنے اموال کی نگرانی اپنے شوہر پر چھوڑ دی ہو تو یہ فرض کرلیا جائے گا کہ وہ اپنے شوہر سے تعلقات زوجیت کی موجودگی میں کوئی حساب طلب نہیں کرے گی اور اپنے اموال کی تمام آمدنی کو خانگی مصارف کے لئے اپنے شوہر کے سپرد کردے گی۔ بیوی اپنے ذاتی مال کی نگرانی کا حق جب چاہے اپنے شوہر سے واپس لے سکتی ہے۔ بیوی کے اس حق سے دست بردار ہونے کو معتبر نہیں سمجھا جائے گا۔

اگر بیوی نے اپنے مال کی نگرانی اپنے شوہر کے سپرد کردی ہو تو شوہر کے افلاس کی صورت میں یا اس کے خلاف عدالتی حکم امتناعی جاری ہونے کی حالت میں شوہر سے اپنی واجب الادا رقوم کی وصول یابی کے لئے امتیاز حاصل کرنے کے لئے دعویٰ دائر کرنے کا حق حاصل نہ ہوگا۔

شوہر اور بیوی کے اموال کی آمدنی اور دونوں کی کمائی پر فریقین کا علیحدہ علیحدہ حق ہے۔ شوہر خانگی مصارف کا ایک مناسب حصہ برداشت کرنے کے لئے بیوی سے مطالبہ کرسکتا ہے۔ اگر مصارف کے مناسب حصّہ پر فریقین میں اختلاف رائے ہو تو عدالت اس کا فیصلہ کرسکتی ہے۔

وحدت اموال زوجین معاہدۂ نکاح میں وحدت اموال کے اصول کو قبول کرسکتے ہیں۔ اس اصول کو قبول کرنے کی صورت میں وحدت اموال میں شامل نہ کئے جانے والے اموال کی توضیح معاہدۂ نکاح میں کی جائے گی۔ نکاح کے وقت فریقین کے اموال اور تعلقات زوجیت کی موجودگی میں حاصل ہونے والے تمام اموال وحدت اموال میں شامل ہوں گے۔

جو مال نکاح کے وقت بیوی کی ملکیت ہو اور تعلقات زوجیت کے دوران بیوی کو جو مال ورثہ میں یا بغیر عوض ملے، وہ سب مال بیوی کے ذاتی مال میں شامل ہے۔ شوہر اپنے اور بیوی کے ذاتی مال کے علاوہ وحدت

اموال میں شامل اموال کا مالک ہے۔

وحدت اموال میں شامل ہونے والے اموال کی نگرانی شوہر کے ذمے ہے اور شوہر ہی نگرانی کے مصارف برداشت کرتا ہے۔ بیوی خانگی وحدت کی جس حد تک نمائندگی کرتی ہے۔ اسی حد تک اس کو نگرانی کا حق حاصل ہے۔

شوہر اور بیوی اپنے ذاتی اموال کا رجسٹر کسی قانونی منشیر کی معرفت بنوا سکتے ہیں۔ جس میں مال کی قیمت کا اندراج بھی کیا جاسکتا ہے۔ زوجین کے اموال کی قیمتوں میں وقت گزرنے کے ساتھ جو کمی واقع ہوگی، وہ دونوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔

شوہر بیوی کے مال سے نفع حاصل کرنے کا حق رکھتا ہے۔ شوہر بیوی کی نقد رقوم، قیمتی دستاویزات' صنعتی حصص اور اسناد کا مالک ہے لیکن وہ جملہ نقود اور اسناد کی قیمت تک بیوی کا مقروض سمجھا جائے گا۔

بیوی کا جو مال شوہر کی ملکیّت میں نہ ہو، اس میں شوہر بیوی کی رضامندی کے بغیر تصرف نہیں کر سکتا۔ بیوی جس حد تک خانگی وحدت کی نمائندگی کی اہلیت رکھتی ہے، اس حد تک اسے وحدت اموال میں تصرف کا حق حاصل ہے۔

بیوی صرف اپنے شوہر کی رضامندی سے کسی میراث کو ردّ کر سکتی ہے۔ شوہر کے رضامند نہ ہونے کی صورت میں بیوی عدالت سے اجازت حاصل کر سکتی ہے

بیوی شوہر کی نگرانی میں دیئے ہوئے ذاتی مال سے متعلق شوہر سے ہر وقت استفسار کر سکتی ہے۔ اور اس کے لئے ضمانت بھی طلب کر سکتی ہے۔

شوہر شادی سے پہلے حاصل کئے ہوئے قرضوں، تعلقات زوجیت کے دَوران لئے گئے قرضوں اور بیوی کی طرف سے خانگی وحدت کی نمائندہ کی حیثیت سے حاصل کردہ قرضوں کی ادائیگی کے لئے ذمہ دار ہے۔

بیوی وحدت اموال کے اصول کے ماتحت شوہر کو تفویض کئے ہوئے حقوق سے قطع نظر مندرجہ ذیل قرضوں کی ادائیگی کے لئے ذمہّ دار ہے:۔

۱۔ شادی سے پہلے حاصل کئے ہوئے قرضے۔

۲۔ شوہر کی رضامندی سے حاصل کئے ہوئے قرضے اور شوہر کے لئے عدالت کی منظوری سے لئے ہوئے قرضے

۳۔ اپنے پیشے یا صنعت سے متعلق حاصل کردہ قرضے۔

۴۔ اپنے حصے میں آنے والی میراث کے قرضے۔

۵۔ غیر قانونی افعال کے نتیجے میں پیدا شدہ قرضے۔

بیوی مشترک خانگی مصارف کے لئے شوہر یا اپنی طرف سے حاصل کئے ہوئے قرضوں کی ادائیگی کے لئے صرف شوہر کے قرض ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھنے کی صورت میں ذمہ دار ہے۔

اگر فریقین میں سے کسی ایک کے مال کے مقابلہ میں کوئی قرض حاصل کیا گیا ہو اور دوسرے فریق کے مال سے اس کی ادائیگی کی گئی ہو تو دوسرے فریق کو اس کے مال کی قیمت ادا کرنا ضروری ہے۔

شوہر کے افلاس کی صورت میں بیوی کو قرض خواہوں میں شرکت کا حق حاصل ہے اور وہ اپنے ذاتی اموال کی قیمت میں واقع ہونے والی کمی کی تلافی حاصل کرنے کا حق رکھتی ہے۔

بیوی کی وفات پر اس کا ذاتی مال اس کے وارثوں کو منتقل ہو جاتا ہے۔ اور شوہر کا حق میراث محفوظ رہتا ہے۔ شوہر کی وفات پر بیوی اس کے ذاتی اموال کو واپس کر دیتی ہے جو وارثوں کو ملتا ہے۔

<u>شرکتِ اموال</u> | زوجین معاہدۂ نکاح میں شرکت اموال کے اصول کو قبول کر سکتے ہیں۔

اس اصول کے مطابق شوہر اور بیوی شرکت اموال میں شامل ہونے والے اموال اور ان سے حاصل ہونے والی آمدنی کے مشترکہ طور پر مالک ہوتے ہیں۔ اور دونوں میں سے کوئی ایک فریق اپنے حصے میں تنہا طور پر تصرف کرنے کا مجاز نہیں ہے۔

جو اموال عطیّہ کے طور پر حاصل کئے گئے ہوں اور عطیّہ دینے والے نے یہ خواہش ظاہر کی ہو کہ ان کو شرکت اموال میں شامل نہ کیا جائے یا قانونی طور پر محفوظ اموال شمار کئے جانے والے اموال کو شرکت اموال میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔

شرکت اموال کی نگرانی شوہر کی ذمہ داری ہے۔ نگرانی کے مصارف اموال سے ادا کئے جاتے ہیں۔ بیوی خانگی وحدت کی نمائندگی کرنے کی حد تک شرکت اموال کی نگرانی کا حق رکھتی ہے۔ نگرانی کے عمومی معاملات کے علاوہ شرکت اموال میں شامل کئے جانے والے اموال کے تصرف کے بارے میں زوجین ایک دوسرے کی رضامندی اور تعاون سے عمل کرتے ہیں۔

شرکت اموال کے دوران واجب الادا قرضوں کی ادائیگی کے سلسلے میں اجرائے ڈگری کی کارروائی صرف شوہر کے خلاف کی جا سکتی ہے۔ ایسے قرضوں کی ادائیگی کے لئے جو رقم صرف کی گئی ہو

زوجین اس کی واپسی کے لئے ایک دوسرے سے مطالبہ نہیں کر سکتے۔

زوجین میں سے کسی ایک فریق کی وفات کی صورت میں بقید حیات شوہر یا بیوی کو شرکت اموال کا نصف حصّہ ملے گا۔ دوسرا نصف حصّہ بقیدِ حیات شوہر یا بیوی کے حق میراث میں خلل کے بغیر متوفی کے وارثوں کو ملے گا۔

زوجین معاہدۂ نکاح میں شرکت اموال کے دونوں میں نصف کے حساب سے تقسیم کے اصول کی بجائے کوئی دوسرا اصول قبول کر سکتے ہیں۔ زوجین میں سے پہلے وفات پانے والے فریق کی اولاد کو وفات کے وقت موجود مشترک اموال کے چوتھائی حصے سے کسی صورت میں محروم نہیں کیا جا سکتا۔

بیوی کی وفات کے بعد شوہر شرکت اموال کے قرضوں کی ادائیگی کے لئے ذمہ دار ہے۔ شوہر کی وفات کے بعد اگر بیوی شرکت اموال میں اپنا حصّہ چھوڑ دے تو وہ شرکت اموال میں شامل ہو جائے گا اور بیوی شرکت اموال کے قرضوں کی ادائیگی کی ذمّہ دار نہ ہوگی۔ اگر بیوی اپنا حصہ قبول کر لے تو وہ ایسے قرضوں کی ادائیگی کے لئے مکلّف ہوگی۔ اور اس کی ذمہ داری صرف اسی حد تک ہوگی جس حد تک وہ ادائیگی کے قابل ہے۔

شوہر یا بیوی کی وفات کی صورت میں جو فریق بقید حیات ہو، اسے متوفی کی اولاد کے ساتھ شرکت اموال جاری رکھنے کا حق حاصل ہے۔ ایسی شرکت اموال کو بقید حیات شوہر یا بیوی کو ختم کرنے کا بھی حق حاصل ہے۔

زوجین معاہدۂ نکاح میں بعض اموال کے لئے جو شرکتِ اموال سے خارج ہوں مثلاً جائداد غیر منقولہ کی ایک محدود شرکت بھی قائم کرنے کی شرط کا اندراج کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ زوجین معاہدۂ نکاح میں فریقین کی ذاتی آمدنی پر مشتمل شرکت قائم کرنے کے اصول کو بھی قبول کر سکتے ہیں۔

زوجین کو معاہدۂ نکاح میں بیوی کے جہیز کے ایک حِصّے کو خانگی مصارف کے لئے مخصوص کرنے کا حق حاصل ہے۔